۱۴۱
بھائی نہ بہن کسی سے نہ ماں باپ سے ملا
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا
ہم کو بھی اسی در سے ملا جس در سے ملا
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا

۱۴۲
دیکھو ہمارے بھائی کی بیکس کی بیکسی
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا
سمجھا ہے کون وقت ادا میں حسین کے
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا

۱۴۳
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا

۱۴۴
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا

۱۴۵
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا

۱۴۶
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا

۱۴۷
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا

۱۴۸
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا

۱۴۹
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا

۱۵۰
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا
ہے ایک وہ خدا کہ جسے بے مدد ملا

www.emarsiya.com

۵
باہر ہا جبہ صندلی ہوئی کمر کے تھے کلام
محو دید ار تھے فرزند کے جس دم شام
آئے عباس کہ تعلیم کے جس دم لیا نام
تربیت کرنے لگے اور کہ لگے فہم میں کام

۶
یہ شب و روز جو کرداوہ کیا کرتا ہی
گرد اس چاند کے خورشید پھرا کرتا ہی

۷
اس سعیدی کی سیاہی کا ہی ہو رون نور
آسمہ چھو انکا ہو جسکو ملائک ہیں حور
تو نظارہ کی ہی تسبیح ملک ہیں مسرور
ہاں سدا رہتے ہیں اس گھر میں یہ ہر دم معمور

۸
چشمہ کوثر و تسنیم کے یہ جام ہیں دو
ایک گردش میں نمایاں سحر و شام ہیں دو

۹
من عباس کا تھا عالم کہ ہر دن جاکر
کسی مکتب میں کہ تھا جسکا معلم اکبر
کہتے تھے جسکو کہ ہی نام کا عباس ہنر ور
کہ ہی اسکا ہنر و علم سے ہر سو چرچا

۱۰
اور اس نور سے ظاہر ہوئے ہر زمان عیان
ہر حرف اسکا ہی مضمون جہان در جہان
اک الف اسکا ہی اک دفتر و دیوان و جہان

۱۱
ہی علی مصحف ناطق یہ ہو تفسیر اوسکی
جز زبان نبوی کس سے ہو تقریر اوسکی

۱۲
ثبت ہے تابت ہوئی بینی سے رخ تا بانکے
دیکھو انگشت ہی بچپن ہی سے قرآنکے

۱۳
لب کہلیں جسکے وصف لب گویا کے لیئے
بعد رحمت بھی نمو موتی سیپ کے لیئے

www.emarsiya.com

۱۳
عکس دندان در لب جو آب میں جیسے
دین لب کھولوں تو ہنسے پھول گلاب میں جیسے
لب و دندان کہ در و لعل و گہر ہیں جس میں
ایسا دریا نہ کبھی دیکھا نہ دیکھیں گے کبھی

۱۴
لیکن ہر باب علم و فنون کا یہ حکیم
سینہ گنجینۂ اسرار خدا کا یہ حکیم
خزن علم الٰہی کا ہے یہ ان جید
جز یہ اس کے کوئی ایسا نہیں پایا ہم نے

۱۵
نور ہو کوہر و دندان کا جو اوسے مضمون ہو
گوہر عقد درخشان در مضمون ہو
ارنی گر لب شیریں سے کہیں موسیٰ طور
سن کر اس کا جواب اوسکو دیں فوراً یہ

۱۶
چمکے دندان و لب یار کی ایسی رخشاں
روشنی جسکے سمر و میں ہے چمکتی ہر آن
چہرہ و نطق لب و دانت کو دیکھ اور سنکر
ہو گیا ہے یہ یقین حق ہے یہ قرآن

۱۷
جسطرح حیدر صفدر نبی کے آگے
تھے اوسی طور سے عباس علی کے آگے

۱۸
قوت ان بازوئے حیدر کی ہے عباس جوان
کاٹ تلوار کی ایسی ہی ہے اوسکی بھی سان
قوت بازوئے حیدر کی ہے عباس جوان
کاٹ تلوار کی ایسی ہی ہے اوسکی بھی سان

۱۹
کیا ہی تھا جب تھی حیدر کی سواری اوپر
اوسی صورت سے ہے عباس کی سواری اوپر

۲۰
سونپتا ہوں میں تمھیں اپنی امانت شبیر
کیجیو میری طرح اس سے محبت شبیر

۲۱
جان زہرا ہے تو یہ روح ہماری بیٹا
اسکو دیتا ہوں غلامی میں تمہاری بیٹا

۲۲
مجھے عباس کو افلاق دلبند اپنا
کبھی کہتے تھے برادر کبھی فرزند اپنا

۱۲
شعلۂ برق وہ ہے روشنی طور ہے یہ
دیکھیے غور تو نور سر نور ہے یہ

۱۳
رنج تنگی ایک طرف کوہ ستم شکن رنج ملے
غیب سے روز جواہر کا اوسے گنج ملے

۱۴
سب شکر دانت کہ لب جو ہو دہن نظر عیب
لب و دندان و دہن کا جو ہو دہن لاریب

۱۵
ماہ نو در دندان میں اگر فرق کرے
خرمن ماہ کو بے نام و نشان برق کرے

۱۶
روشنی جسکے سمر و میں ہے چمکتی ہر آن
چہرہ و نطق لب و دانت کو دیکھ اور سنکر

۱۷
بات کب پاؤں کی مضمون کہہ سکتا ہے
ہر قدم عقل کو اس راستے میں سکتا ہے

۱۸
جان زہرا ہے تو یہ روح ہماری بیٹا
اسکو دیتا ہوں غلامی میں تمہاری بیٹا

۱۹
کیا ہی تھا جب تھی حیدر کی سواری اوپر
اوسی صورت سے ہے عباس کی سواری اوپر

۲۰
مجھے عباس کو افلاق دلبند اپنا
کبھی کہتے تھے برادر کبھی فرزند اپنا

www.emarsiya.com

۲۴
جاکے روضے مین پیمبر کے پکارے شبیر
اب جدا ہوتا ہی مرقد سے تمہارے شبیر

۲۵
جا بیر بجان خدا حافظ و ناصر شبیر
سات نانا بھی ہرے اسیر کے یاور شبیر

۲۶
چڑہ کے گھوڑے پہ رواں جبکہ وہ سلطان ہوا
غل ہوا شہر نبی آج سے ویران ہوا

۲۷
ہاتھ ملتی تھی فاطمہ بار بار
روتی تھی زینب حزین و سوگوار

۲۸
جن کی خاطر سے ہوا شہ سے یہ خطاب
آج وہ ہیں ظلم سے بیکس و بیتاب

۲۹
جان بیتاب ہے بیچین ہے دل بیکل ہے
ہائے کیا وقت غریب الوطنی کا کل ہے

۲۹
رضے حضرت معبوبہ شاکر ہون مین
خود ہون صابر خلف صابر و شاکر ہون مین

۳۰
شہدا بہر شہادت تھے مہیا للہ
کوس حربی سے صدا آتی تھی نالا للہ

۳۰
روح زہرا و نبی رأس و چپ و اسیر مین
بیکسی کا شت پہ اور موت جلو دار یمین

۳۰
دیکھیے راہ مین کیا ہوے ضرر گرمی کا
ننھے بچے لگا ہی سات اور سفر گرمی کا

۳۱
فوج سیراب تھی رواں ہاں کے تھی تشنہ لب سے
شاہ لب تشنہ تھے اور شاکی دیا پانی سے

۳۱
نا گہان آکے کہا شہ سے ستمگارون نے
نہر کو کر لیا قبضے مین ستمگارون نے

۳۱
ہار لوٹے ہوے جب آئے ستمگارون کے
ہار لوٹے ہوے جب آئے ستمگارون کے

www.emarsiya.com

۳۴
دیا عباس کو شبیر نے لشکر کا علم
اور رفیقوں سے یہ فرمانے لگا شاہ امم
جسکے حصے میں علم ہیں رسول اکرم
ہی یہ ہے نوبت بازو کا وہی ہے عالم

۳۵
جان کو جوکھ کے عباس نے اوسکو لیا
کہا بھائی نے اجازت ہو تو شمشیر اٹھاؤں
فی الحال تو ہے ہاتھ میں تلوار ہماری
خلق میں زندہ رہے گا یہ ہے کیا اہل وفا

۳۶
شہ نے فرمایا کہ بھائی جو تمہاری مرضی
روک سکتا نہیں اب مجھکو حسین ابن علی
ہو وہی بات جو خوشی بھی ہو تمہاری اور خدا کی
بھائی تقدیر سے ناچار ہے فرزند نبی

۳۷
لے چلا خیمے سے عباس کو جب فوج کا رخ
کہا عباس نے اے فوج جناب کو نہ روکو
کہنا تھا یہ کہ ہوا تیر سے چھلنی تن گلگوں
جان تب بیچی ہے جب کام ہوا ہے مولا

۳۸
کہکے یہ مشک لیئے خیمے سے باہر نکلے
غل اوٹھا مر نیکو عباس دلاور نکلے

۳۹
جلوہ کناں علم شہ دشت میں لہراتا ہے
خلعت سبز میں ہاتھ حضر نظر آتا ہے
علم ہر خیمہ حسن اول سے آتا ہے
چشمہ چشمہ حسن اول سے آتا ہے

۴۰
سر بلند اتنا عصائے علم مولا تھا
پنجۂ مہر فلک پنجے کی جا پیدا تھا

۳۱
جنگ کا ہو گیا میدان میں سامان اسدم
اور قیامت ہوئی خیمو نمیں نمایاں اسدم

۳۲
رتبہ جعفر طیار مبارک ہو انہیں
ورثہ حیدر کرار مبارک ہو انہیں

۳۳
جلوہ نور الٰہی میں کروں کیا اظہار
گھر سے انصار ہوئے آکے کہیں اور سدھار
اور صفیں لشکر سے آکر کہیں اور سدھار
شب کو پڑھتے کیا عالم شاہ کا عباس نے زار

۳۴
وقتاً ہو گیا گلزار ہی صحرا سارا
شعلہ سے شمع کے ہر سمت ہے تابان
شمع رو اور نہ ہو کیونکہ یہ ہے بزم شہان
شمل پروانہ ہوا گرد ہی عباس دلاور

۳۵
ہاتھ کو جوڑ کے عباس نے اوسکو لیا
کہا بھائی نے اجازت ہو تو شمشیر اٹھاؤں
فی الحال تو ہے ہاتھ میں تلوار ہماری
خلق میں زندہ رہے گا یہ ہے کیا اہل وفا

۳۶
شہ نے فرمایا کہ بھائی جو تمہاری مرضی
روک سکتا نہیں اب مجھکو حسین ابن علی
ہو وہی بات جو خوشی بھی ہو تمہاری اور خدا کی
بھائی تقدیر سے ناچار ہے فرزند نبی

۳۷
لے چلا خیمے سے عباس کو جب فوج کا رخ
کہا عباس نے اے فوج جناب کو نہ روکو
کہنا تھا یہ کہ ہوا تیر سے چھلنی تن گلگوں
جان تب بیچی ہے جب کام ہوا ہے مولا

۳۸
کہکے یہ مشک لیئے خیمے سے باہر نکلے
غل اوٹھا مر نیکو عباس دلاور نکلے

۳۹
جلوہ کناں علم شہ دشت میں لہراتا ہے
خلعت سبز میں ہاتھ حضر نظر آتا ہے
علم ہر خیمہ حسن اول سے آتا ہے
چشمہ چشمہ حسن اول سے آتا ہے

۴۰
سر بلند اتنا عصائے علم مولا تھا
پنجۂ مہر فلک پنجے کی جا پیدا تھا

۴۱
نہ وہ انصار رہے اور نہ وہ لشکر باقی
رہ گئے اکبر و عباس اور اصغر باقی

۴۲
پانی لے لخت دل ساقی کوثر پانی
پیاس سے ہوتا ہے بیمار دل مضطر پانی

۴۳
نخل طاعت تھے حضر آکے حرم کے نیچے
تھے علمدار جو استادہ علم کے نیچے

www.emarsiya.com

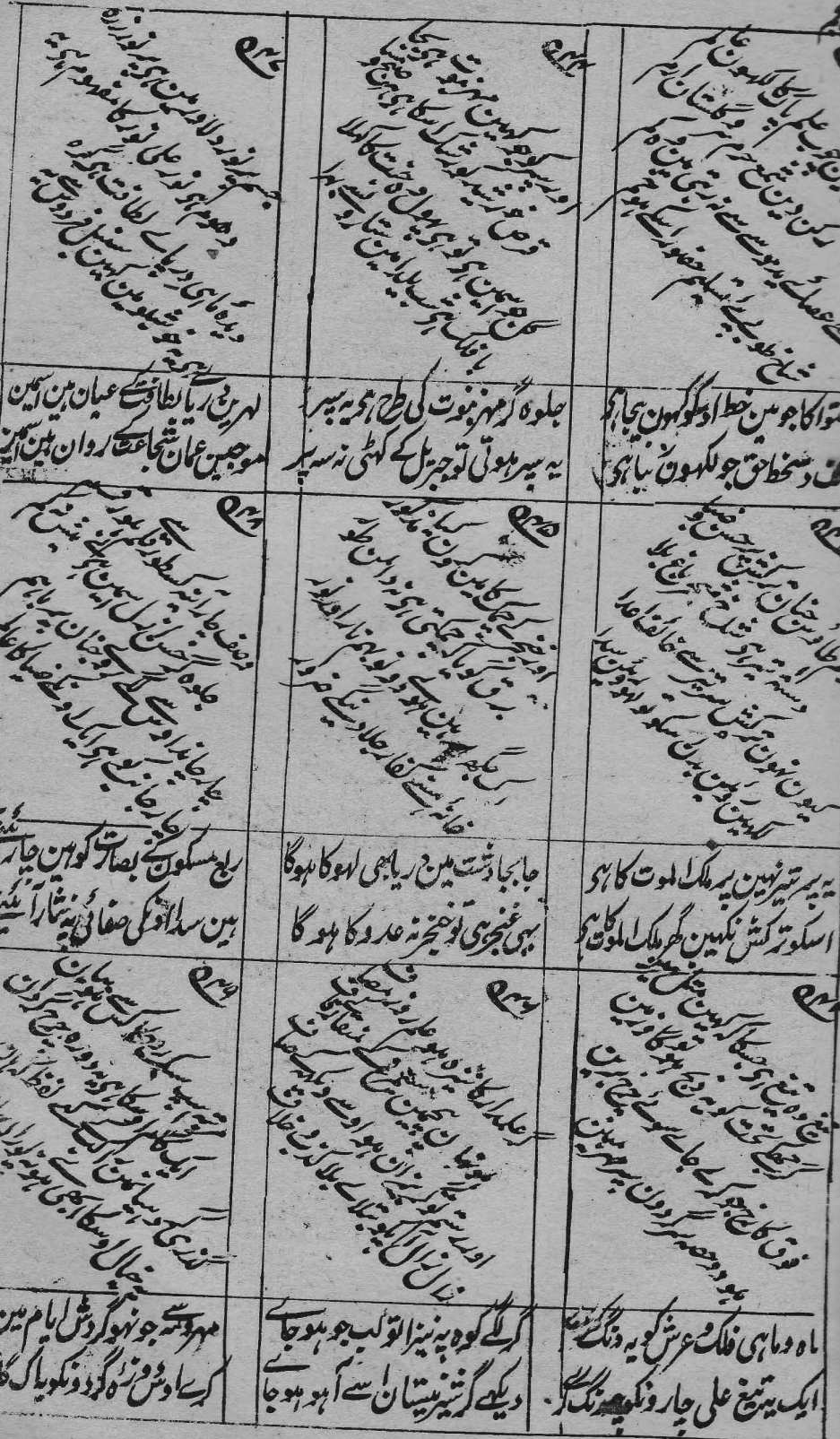

۵۱
رعب سے سینو نمین دل آپ سے جاتے ہین
واہ کس شان سے عباس علی آتے ہین

۵۲
ہوتی کیا روکش عباس علی میدان مین
بھاگتی پھرتے تھے ہر سمت سقی میدان مین

۵۳
حیف پیاسہ خلف ساقی کوثر ہووے
اور عباس ترا پیاس سے لب تر ہووے

۵۴
ہمرہ سینو نمین دل آپ سے جاتے ہین
واہ کس شان سے عباس علی آتے ہین

۵۵
ہوتی کیا روکش عباس علی میدان مین
بھاگتی پھرتے تھے ہر سمت سقی میدان مین

۵۶
حیف پیاسہ خلف ساقی کوثر ہووے
اور عباس ترا پیاس سے لب تر ہووے

۵۷
تم ادھر لاکھون ہو اور ایک سے پھر زور ہے
خلل آتا ہی شجاعت مین یہ کیا کرتے ہو

۵۸
جسکے سر پر پڑے تلوار کمر سے گذری
ایکدم مین زرہ و خود و سپر سے گذری

۵۹
تین دن سے تشنہ کو برابر پانی
مین پیون نہر سے اے دلبر حیدر پانی

۶۰
نصب اسکا در کوفہ پہ علم ہوئیگا
پھیلیگا اسنے جو پانی تو ستم ہوئیگا

۶۱
راہ اوس شیر کی کیا روکتا گمراہ کوئی
سامنا شیر کا کر سکتا ہی روباہ کوئی

۶۲
آج پانی اگر اس نہر کا پیجاؤن گا
حشر مین صاحب دلدل سے مین شرماؤن گا

۵۹
کہا عباس علمدار نے گھوڑے کا جو اب
جھکے سینے سے دم فرقِ حساب
دوڑتے مشک کو بھرتے کیے تلوار چلے
سدہ ہونیکو ہر سمت سے کفار چلے

۶۰
منہ دکھانیکی سکینہ کو بھی اب جا نہ رہی
مدد اے مرگ کہ جینی کی تمنا نہ رہی

۶۱
ایک ہتھیلی پہ لگی آنے جو شمشیر دو دم
تھوڑی بازو پہ گری اور سکینہ اور سلام
رکھا منہ پر کہ سکینہ کو نہ آئے نظر آب
دوڑ کر خیمہ میں پہنچا نہ سکا

۶۲
گود کا پالا ہوا بھائی سہارا چھوٹ گیا
دل مرا ٹوٹ گیا بند کمر ٹوٹ گیا

۶۳
وہ بھی شانہ جو کٹا دانتوں سے تھام لیا
زیر دندان علم و مشک کو بھر تھام لیا

۶۴
ولمگانے لگا گھوڑے پہ نشان حیدر
بے نیمجان ہو گیا یک تبہ جان حیدر
پار کا بو نسے چھٹے خاک پہ عباس گری
حوصلہ ہی کا نہ نکلا تو بصد یاس گری

۶۵
جسم سے ہات جدا ملک بدن کو پایا
سننے اس شکل سے آدس شہ دین کو پایا

۶۶
ہوا جو زخم سے بسمل فرس فرخ
متصل خیمہ کے آکر ہوا ساکن فرخ
رکھا جو منہ پر سکینہ کے منہ آب نہ پہنچا
بانی افسوس سکینہ کو مین پہنچا نہ سکا

۶۷
زندگی موت ہی بس اب نہین جینے کا مین
جا کو غرغہ ہی پانی نہین پینے کا مین

۶۸
ہوا جو زخم سے بسمل فرس فرخ
متصل خیمہ کے آکر ہوا ساکن فرخ
رکھا جو منہ پر سکینہ کے منہ آب نہ پہنچا
بانی افسوس سکینہ کو مین پہنچا نہ سکا

www.emarsiya.com

۶۸

لکھے یہ شاہ سے عباس کے سوار اسمہ
لاش پر بھائی کے روتے تھے سلطان امم
گرد لشکر میں دھواں شہر میں شیون و علم
لگ گئے بین کرنے سب حرم آل حرم

گھر میں تیر کے برپا ہوا محشر اسدم
واسطے بھائی کے رونے لگے سرور اسدم

۶۹

سن کے یہ حال کہا عابد بیمار نے
کیا کیا ظلم ستمگار نے اس لاچار پر
جو کہ ہے بیکس و بیمار و غریب و بیکار
ہے عجب ظلم کیا ہے ستم بسیار

ہے عجب ظلم کیا ہے ستم بسیار
ہے عجب ظلم کیا ہے ستم بسیار

۷۰

دل ناشاد کو مداح کے تم شاد کرو
اب دبیر جگر افگار کی امداد کرو

۷۱

اکبر کو جلوہ شاہد نے دکھا دیا
پیک اجل نے جلوہ دکھا دیا
غنچہ دہن کا باغ خلد کا جلوہ دکھا دیا
نخل قد و دل سے نخل بتن اٹھا دیا

دل نے کہا کہ مرگ فقط اختیار کر
بسط نبی پہ اپنے جوانی نثار کر

۷۲

سن کے یہ حال کہا عابد بیمار نے
کیا کیا ظلم ستمگار نے اس لاچار پر
جو کہ ہے بیکس و بیمار و غریب و بیکار
ہے عجب ظلم کیا ہے ستم بسیار

ہے عجب ظلم کیا ہے ستم بسیار
ہے عجب ظلم کیا ہے ستم بسیار

۷۳

اور ہی رنگ پہ تھا جوش میں لشکر کا غبار
خشمناک ہو کے ہوا تھا جو ستمگر کا غبار
گرد لشکر سے بلند ہو کے ہوا تھا جو غبار
پیش خورشید گیا بن کے ستمگر کا غبار

باہم غبار تھا فلک لاجورد سے
میلے کچیلے چرخ ہو گیا معمور گرد سے

۷۴

ہے عجب ظلم کیا ہے ستم بسیار
ہے عجب ظلم کیا ہے ستم بسیار
ہے عجب ظلم کیا ہے ستم بسیار

۷۵

کیا قدرت جناب الٰہی عیاں ہوئی
گردوں زمین ہوا تو زمیں آسمان ہوئی
گرد و غبار بن کے ہوا تھا جو ستمگر کا غبار
پیش خورشید گیا بن کے ستمگر کا غبار

ہے عجب ظلم کیا ہے ستم بسیار
ہے عجب ظلم کیا ہے ستم بسیار
ہے عجب ظلم کیا ہے ستم بسیار

۷۶

کچھ عمر نے وفا نہ کی اس نوجوان سے
ناشاد نامراد چلا ہے جہان سے

۷۷

روتے ہیں اسمانپہ ملایک بھی شور سے
پیٹو سر اب رسول نکلتے ہیں گور سے

۷۸

حرفونیہ گر نگاہ بوقت رقم کرے
بلبل کی طرح زمزمہ سنجی قلم کرے